145115 ـ ایك لڑكے كو پسند كیا اور اس سے شادی كرنا چاہی لیكن لڑكے كے والدین نے انكار كیا تو اس نے لڑكی كو چھوڑ دیا اور لڑكی رب كو ملامت كرنے لگی

سوال

میری بہن كی سہیلی كہتی ہے كہ یونیورسٹی میں اس كے دوست نے اس سے شادی كرنا چاہی لیكن ابتدا میں اس نے انكار كر دیا، لیكن وہ اسے كھونا نہیں چاہتی تھی، كیونكہ وہ متقی شخص تھا، وہ كہتی ہے وہ نماز كی پابندی كرتا تھا، اس لڑكی نے اللہ سے دعا كی اگر وہ اورنج كلر كی قمیص پہن كر یونیورسٹی آیا تو یہ اللہ كی جانب سے اسے بطور خاوند قبول كرنے كی علامت ہے.
اور اگر كسی وقت نہ ہی اور اس نے كسی طریقہ سے بات نہ كی تو یہ ایجابی صورت ہو گی، اور وہ ہوا جو وہ چاہتی تھی اور وہ لڑكی اس لڑكے سے دو برس تك بات چیت كرتی رہی لیكن اب لڑكے كے والدین انكار كرتے ہیں، اور وہ بھی اپنے الدین كی وجہ سے لڑكی كو چھوڑنا چاہتا ہے.
میری بہن بہت روئی اور بیمار ہو گئی، اور اپنے ہوش كھو بیٹھی اور اللہ كوم لامت كرنے لگی، مجھے یہ بتائیں كہ میں كیا كروں، اور اسے كیا مشورہ دوں، كیا یہ شیطان كی جانب سے تو نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بلاشك و شبہ یہ شیطان كی جانب سے ہے، اور یونیورسٹی وغیرہ میں مرد و عورت كے اختلاط كا نتیجہ ہے، اگر ہر مسلمان مرد و عورت اللہ سبحانہ و تعالی كے حكم كی پابندی كرے اور عفت عصمت اور حشمت اور حسن خلق اختیار كرے تو لوگوں كو ان كے دین اور دنیا میں وہ كچھ نہ پہنچے جو ان كے ساتھ ہو رہا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اخلاط والے سكول اور یونیورسٹیوں میں طالب علم كو اخلاط سے اجتناب كرنا چاہیے، اور وہ كوئی ایسا سكول اور یونیورسٹی تلاش كرے جس میں مرد و عورت كا اختلاط نہ ہو؛ كیونكہ نوجوان لڑكوں كان وجوان لڑكیوں كے قریب ہونا بہت زیادہ شر و فساد اور خرابی كا باعث ہے.

اس لیے مومن پر واجب ہے كہ وہ ان امور كے ابتلاء میں پڑ جائے تو وہ اللہ كا تقوی اور ڈر اختیار كرے حتی كہ اللہ سبحانہ و تعالی اس كے لیے كوئی مخرج اور نكلنے كی راہ بنا دے، اور وہ اپنی نطریں نیچے ركھے، اور لڑكیوں كی طرف دیكھنے اجتناب كرے یا پھر اس كی محاسن كی دیكھنے كی كوشش مت كرے، بلكہ وہ اپنی نظریں زمین پر

رکھے، اور لڑکی کی جانب مت دیکھے، اور جب بھی اچانك سامنے آ جائے تو وہ اپنی نظریں نیچی کر لے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (5 / 313).

مرد و عورت کے اختلاط کی حرمت کے دلائل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (1200) اور (8872) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

- اس مخالفت کا انجام یہ ہے کہ آج بہت سارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں حرام تعلقات عشق و محبت اور دوستی اور فحاشی کے اسباب میں پڑ گئے ہیں.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کسی اجنبی عورت سے عشق کرنے میں اتنا بڑا فساد اور فتنہ ہے جسے اللہ رب العباد ہی شمار کر سکتا ہے، اور یہ ان بیماریوں میں شامل ہوتا ہے جو دین کو بھی خراب کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر اس کی عقل خراب ہوتی ہے، اور پھر اس کا جسم " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10 / 132).

مزید آپ سوال نمبر (82010) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں.

- عشق جن خراب معنوں کو پیدا کرتا ہے ان میں دل کے مادہ کا خراب ہونا شام ہے، اور اسی طرح اس بیمار دل کے ارادہ شہوت کا نیچا ہونا، اور حرام طریقہ اور وسائل سے رغبت کا حصول بھی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پر یقین متزلزل ہو جاتا ہے، اور خواہش کے عدم حصول کی صورت میں اللہ کوم لامت کرنا بھی شامل ہے.

لہذا اس لڑکی یا یہ کہنا کہ: اگر وہ یونیورسٹی میں اورنج کلر کی قیمص پہن کر آیا تو یہ اللہ کی جانب سے اسے بطور خاوند قبول کرنے کی علامت ہو گی .... الخ قصہ میں جو بیان کیا گیا ہے.

اس کے متعلق یہ کہا جائیگا: اورنج کلر کے لباس کا خاوند کی قبولیت اور عدم قبولیت میں کیا تعلق ہے، یا پھر اس کا یونیورسٹی میں آنے یا نہ آنے کا اس سے کیا تعلق ہے، یہ تو کاہنوں اور نجومیوں اور بدفالی کے زیادہ قریب ہے.

ہر مسلمان کے لیے تو مشروع یہ ہے کہ جب بھی اس کے دل میں کسی کام کے متعلق کچھ ہو اور خاص ان امور میں جس کی اس کی زندگی میں اہمیت ہو اور خطرہ ہو تو اس کے مشروع یہ ہے کہ وہ اس کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی سے استخارہ کرے، اور پورے اخلاص کے ساتھ اپنے رب سے رجوع کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالی سے وہ طلب کرے جس میں اس کے ہدایت و توفیق ہو اور پھر وہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دے، اور اللہ نے اس کے لیے جو

اس کے مقدر میں کیا ہے اس پر راضی ہو جائے.

آپ استخارہ کے بارہ میں مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (11981) کے جواب کا مطالعہ کریں.

- سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ اس لڑکی نے اپنے رب کو ملامت کی؛ یہ سب سے برا اور شنیع فعل ہے جو اس لڑکی کی جانب سے بیان کیا گیا ہے، اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسے ہدایت دے، اور اس کی اصلاح فرمائے، اور اسے سچی توبہ کی توفیق دے.

اس نے اپنے آپ کی ملامت کیوں نہ کی کہ اس نے ایك اجنبی اور غیر محرم نوجوان سے دل لگایا اور اس کے ساتھ شرعی طور پر حرام تعلقات قائم کیے ؟

اس نے اپنے آپ کو کیوں نہ ملامت کی کہ اس نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد نہیں کیا، جو علام الغیوب ہے، اور اللہ رب العالمین سے خیر طلب کرنے میں سچائی کیوں اختیار نہ کی ؟!

علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے:

" بندہ اپنے نفس کی ہی ملامت کرے، اور اپنے گناہ سے خوفزدہ ہو، اور اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید مت رکھے! "

اس لڑکی کو اپنے پروردگار سے حسن ظن رکھنا چاہیے تھا کہ وہی و فضل و عطاء والا اور جمیل ہے، اگر ملامت کرنی ہی تھی تو اپنے نفس امارہ کوم لامت کرتی جو برائی کی حکم کرتا ہے، اسے اپنے دین اور اعتقاد کے خراب ہونے سے خوفزدہ ہونا چاہیےتھا، کہ کہیں اس کی دنیا و آخرت ہی تباہ نہ ہو جائے.

اس نے اپنے پروردگار کے بارہ میں سوء ظن رکھا اور رحیم و کریم اللہ ذوالجلال و اکرام پر ملامت کرنے لگی، جو اہل ثنا و تعریف اور مجد و تقوی اور مغفرت والا ہے، اور وہ بھی ایسے معاملہ میں جس کے انجام سے وہ جاہل تھی، وہ نہیں جانتی کہ خیر کہاں اور برائی و شر کس میں ہے.

ا ساور اس طرح کے معاملات تو الحمد للہ اور قدر اللہ و ما شاء اللہ فعل یعنی اللہ نے جو چاہا وہی ہو گا کہنا چاہیے، اور اس طرح کے دوسرے الفاظ جو اہل علم سے ثابت ہیں کہ اللہ کی رضا میں کہے جائیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو، اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے البقرة (216).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مومن کا معاملہ بہت ہی عجیب ہے، اس کے سارے معاملات میں ہی خیر و بھلائی ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں بلکہ صرف مومن کے لیے ہی ہے، اگر اسے اچھائی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر اور خیر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2999).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بندہ اپنے ہر اعتبار سے اپنے نفس کے لیے ہر طرح سے مصلحت نہیں چاہتا، چاہے وہ اس کے اسباب کو بھی جان لے، وہ جاہل اور ظالم ہے، اور اس کا پروردگار اس کی مصلحت چاہتا ہے اور اس کے لیے وہ اس کو اسباب بھی فراہم کرتا ہے، اور اس کا سب سے عظیم سبب یہ ہے کہ:

جسے بندہ ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس کی مصلحت اس میں جسے وہ ناپسند کرتا ہے، اس کے مقابلہ میں جسے وہ پسند کرتا ہے اس میں کئی گناہ زیادہ مصلحت ہے " انتہی

دیکھیں: مدارج السالکین (2 / 205).

واللہ اعلم .